جلد ۱۲ | بمبئی، دوشنبہ ۷ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۷ء | نمبر ۳۸

مقامۃ الحبش

یہ آئی تو کیا وہ آئی تو کیا

مسٹر ڈارڈی ولائتی ممبر جو ہندوستان میں تشریف لائے ہیں ان کی نسبت خیال کیا جاتا ہے مگر ہندوستان کے مزدور نامہ بیچنگا ۔ یہ بھی گوش تھے کہ نائب وزیر ہند کے دورہ کی خبر چکر لگانے لگی ۔ اس کے متعلق بہت کچھ خوشی کا اظہار ہو رہا ہے ہمارے خیال سے تو سب خیالی ڈھکوسلے ہیں ۔ اپنے ہاتھ سے اپنے پاؤں پر کوئی کلہاڑی نہیں مارتا ۔ ہمارا نا قومیت پرست ہو یا کنسرویٹو ہو برطانی سلطنت کا وزیر پھر ایسا کون بیوقوف ہوگا جو ولسیوں پر رحم کر کے اپنی جڑ آپ کاٹے ۔

یہ شورش تو کچھ کہتی ہے

کلکتہ کی شورش ابھا ہے تو کچھ بھی ہو کہ بنگال ... جوش نہیں ... پولیس کی جانب سے ... یہ دونوں شورش کا ذمہ دار پولیس کو ٹھہراتی ہیں اور ... ہیں کہ حسب ... پولیس سے ... یہ عجیب بات ہے کہ پولیس بنگالیوں کو مورد الزام ٹھہراتی ہے اور بنگالی پولیس کے ... پڑتے ہیں ۔ اگرچہ ... عرصہ کیلئے ... کی بنیاد قائم ہو جائیگی ... مسلمانوں کی ہی شامت آئیگی جو بنگال ... دیکھنا ... گورنمنٹ ... ہوا ہے ۔ ...

دونون القط

کانگریس ... اب دوسری ... کے جلسہ کا آخر یہ نتیجہ ہوا کہ دو پارٹیاں ہو گئیں ۔ اور جس پارٹی کو نامعقول بتایا جاتا ہے اس کا چندہ بڑھا ہوا ہے ہر پارٹی اپنا پریسیڈنٹ تجویز کرتی ہے ۔ ... پارٹی ۹۶ ہزار جرمانہ مانگتی ہے ... رقم داخل کر دو تو اپنا پریسیڈنٹ بٹھا سکتے ہو ۔

وہ کہتے ہیں ہمیں کیا غرض پڑی تم اپنا آپ ڈھونڈ لو ۔ ہمیں تم سے مطلب نہیں ۔ ہماری رائے میں تو بالفعل یہ مناسب ہے کہ دونوں الگ کر دئے جائیں ۔

گوہر جان کی گوہر ریزی

گذشتہ ہفتہ جو بی گوہر جان نے حجاز ریلوے کیلئے جلسہ کیا تہا اوس کے آخر مین کچھ گوہر ریزیا بہی کی تہی جسنے لوگون مین ایک شورش پیدا کردی۔ اور ہم کو چکر مین ڈالدیا کر اسپیچ کا ایک رخ تو دل آزار ہے اور دوسرا رخ نفرت آثار۔ یعنے اخبار اسلام گجراتی مین شائع ہوئی ہے جسکا ترجمہ ہمنے سلطان الاخبار مین شائع کیا تہا اوس مین مسلمانون ہی کی ہتک نہین ہے اور مسلمانون ہی پر مسئلہ نہین ہے بلکہ اسلام پر بہی حملہ ہے۔ خدا جانے کس بیوقوف دنیا پرست مولوی نے یہہ مسئلہ تصنیف کردیا ہے کہ فعل حرام حرام اور اسکی آمدنی حلال۔ اے سبحان اللہ۔ گڑ دار گلگلا تھو میٹھا میٹھا ہپ ہپ کڑوا کڑوا تھو تھو ہے۔ نے زر تو خدا نہ ولیکن بخدا ستار عیوب وقاضی حاجات۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ آنریبل مسٹر جسٹس چندا ورکر باوجود ہندو ہونے کے جس پیسہ سے نفرت ظاہر کرین اوسکی نسبت کسی مسلمان کا یہ خیال ہو کر وہ طیب مال ہے۔ ہمنے مسئلہ کے علاوہ اوس اسپیچ مین کسی مسلمان پر کنایۃً بڑا ایسا حملہ تہا کر جوسکے پیسے سے علما فقرا کی مدد کیجاتی ہے افسوس ہے کہ وہ نام نہ لیا گیا ورنہ حقیقت کھل جاتی۔ کہ جو آپ ہوتا ہے۔ اور جوگے کا پیا ایسا۔

یہہ خیال جس شخص کا ہے کہ جوسکے پیسے سے علما و فقرا کی مدد کیجاتی ہے یہہ سرہ سر بہتان ہے جسکی طرف اشارہ ہی۔ اون کو گھوڑے کی ...

شعرا کا شوق

ہے جو کبہی کبہی محض تفریحاً پورا کر لیتے ہین جیسا کہ رقص وسرود گوہر جان کا پیشہ ہے اور جسین فردوشی ذریعۂ معاش۔ اسطرح تھوڑے کی شرط اون کے لئے ذریعۂ معاش نہین ہے۔ کہ اخراجات خانگی اور خیر خیرات کا اسی پر دار مدار ہو۔ قطع نظر اسکے اونہون نے اس فعل پر جواز کا فتویٰ کب لگایا۔ یا بقول مفتی بے بدل فعل حرام کو حرام اور اسکی آمدنی کو حلال کب بتایا۔ ایسی غلط کاری کی دیدہ دلیری سے تاویل کرنا یہہ کتنی بڑی حماقت ہے۔

غرض یہ کہ گوہر جان کی یہہ تو وہ گوہر ریزی ہے جو قاضی اسمٰعیل نے پیش کی ہے۔ اور جس سے مسلمانون کو سخت دلی صدمہ پہونچایا۔ اور دوسری گوہر ریزی وہ ہے۔ جو منشی حبیب الرحمان نے پیش کی ہے۔ اور چند معزز مسلمانون نے بہی جو شریک جلسہ تھے ہم سے بیان کیا کہ پہلی اسپیچ گوہر جان کی نہین ہے گوہر جان ایک سنجیدہ عورت ہے۔ وہ کبہی کسی پر حملہ نہین کرسکتی۔ اور اوس کے دل مین اسلام کی وقعت وعظمت اس درجہ ہے۔ کہ وہ ایک لفظ بہی ایسا منہہ سے نہین نکال سکتی۔ جس مین اسلامی پیشواؤن کی ہتک یا شہر کے معزز لوگون کی توہین وتحقیر ہو۔

نامرد ونکو رنڈی کی آڑ

بزرگون کا مقولہ سچ ہے کہ ہیجڑا حاسد نامرد ہوتا ہے جبکو وہ بڑا چڑھا دیکھتا ہے۔ اسکی نسبت اسکی خواہش تو یہ ہوتی ہے کہ جلتو ہستی سے مٹادون۔ شوکت وحشمت کو خاک مین ملادون مگر نامردی کی وجہ سے یہ مشکل ہوتی ہے کہ مرد میدان اور کوئی بنے تاکہ اوسکی آڑ مین نامردی کا جوہر دکہانے کا موقع ملے۔ چنانچہ ہمارے ایک بہی خواہ حاسد کو جو مدت سے دلی بخار نکالنے کی دھن بندھی ہوئی ہے تا ہنگ یہہ جرأت نہ ہوئی کہ خود اکہاڑے مین اوترکر دودو ہاتھ بچون کی طرح لڑائے۔ ایک آدھ لات جمائے دس پانچ کہائے۔ وہ جو کہتے ہین مرنے کو جی چاہے کفن کا پیسا نہ زر ملے نہ زور ملے ہان فطرت خداداد ہے جسپر اوسے بڑا گھمنڈ ہے۔ اوسی کے بل پر وہ اوچھلتا کودتا ہے۔ اور جتنے بنے رڈاکر خواہ مخواہ بہی لوگون کو ہمارا مخالف بناتا ہے۔ اور یقین دلاتا ہے کہ بس درخواست دی اور چہپا دو بیکینڈ باش ہوئے مگر لوگ تو اوسکی چالاکی سے واقف ہین۔ اوسنے تجویزین کی دفتر گا نہین مگر جل ایک نہین جسکو مقابلہ کے لئے تیار کیا اسنے دھتا بتادی ہار جیت مار کر اوسنے ایک رنڈی کو اپنا سرپرست بنایا یعنے اوسکی آڑ پکڑ کر مسئلہ نکالنا چاہا مگر اسنے بیچ پر ہاتھ نہ دہرنے دیا۔ اور صاف کہدیا۔ کہ مین کمانے آئی ہون لوگون سے لڑنے نہین آئی ہون۔ اور بیہودہ ...

شادی کا لائسنس

بعض لوگوں کو یہی مزا آتا ہے کہ کیسا بنتا بنایا کھیل بگاڑ کرکے بغلیں بجائیں اور چھپائیں اور شائیں۔ کتنا ہی نقصان کیوں نہ ہو گیا ہو صدمہ کیوں نہ ہو مگر وہ تماشا کیسا ہے چنانچہ حکیم دوست محمد خان صاحب مالک اخبار الکیمیا شادی رچانے کی فکر میں تھے کہ کسی نجومی حاسد نے کریچ میں نقدہ مارکر ایک آنچ کی کسر پوری کر دی یعنی کوئی اشتہاری بیوی پسند فرمائی تھی۔ چونکہ آجکل نئی روشنی کے دلال گٹھ جوڑا ملانے کے لئے چھاپ دیتے ہیں کہ مادہ کو نر چاہئے یا نر کو مادہ۔ ایسا ہی کوئی مادہ اشتہار آپکی نظر سے گذر گیا بس پھر کیا تھا آپ چونکہ نر تھے قابو سے باہر ہو گئے۔ اور درخواست بھیجدی کہ نگاہ لطف کے امیدوار ہم بھی ہیں۔ خیالی پلاؤ پکنے لگا میں اور خیالی بیوی کو ٹٹولنے میں۔ اب معاملہ بنے تو کیسے کاغذی گھوڑا دوڑایا۔ آپکی ساس ماشاءاللہ فطرت شناس تھی۔ اُسنے بندی کی چندی معلوم کرنے اکثر اخبار کے اڈیٹروں اور ماہر کوئلہ کے مشہور شخصوں سے کچا چٹھا معلوم کرنے کے لئے چٹھیاں جاری کر دیں۔ ماہر کوئلہ کی ایک منجم ستارہ شناس نے بجا دوست شناس سمجھکے پڑھا لکھدیا کہ ذرا صبر چاہئے ہونیوالے داماد کی پوشیدہ حالت سے تو اطلاع دو کہ دوست مغز اور ست ہے یا نرا پوست ہی پوست ہے نجم خدا جانے کیا سمجھ گیا کہ گھر میں آیا ہوا ... اور کسی معاملہ کو نا کھائی ... [illegible]

کاٹ کی ہنڈیا ایک دفعہ چڑھتی ہے

گورنمنٹ کے بعض قانون جو سخت ہیں اونکی نسبت سورابیہ کے شیدائی چاہے گورنمنٹ کو ظالم کہیں یا جابر۔ مگر حقیقت حال یہ ہے کہ از راستہ کو ہراست گورنمنٹ کو خود ہم نے مجبور کیا کہ وہ قانونی شکنجہ کو سخت کرے۔ کوئی قانون اگر نرم ہوتا ہے۔ تو اپنی تیزی طبع سے ہم اوسکو سخت کرا دیتے ہیں یا یوں کہو کہ پہلے سے گورنمنٹ کو نہیں سوجھتی تو ہم اپنی چالاکی سے نیچا دکھاکر گورنمنٹ کو آئندہ کیلئے سوجھا دیتے ہیں۔

جیساکہ حال میں بنڈے ماترم کے اڈیٹر نے خط لکھکر گورنمنٹ کو چکر میں ڈال دیا۔ بہت کچھ پولیس نے تفتیش کی۔ مگر پتہ ہی نہ چلا۔ ایک کو پیش بھی کیا۔ مگر ثابت نہ کرسکی۔ یہ صرف اس وجہ سے کہ قانون میں اڈیٹری کی شرائط کی تشریح نہیں تھی۔

ہمنے اس کے متعلق پہلے ہی لکھا تھا۔ کہ بنگالی اپنے اخبار کا اڈیٹر ہاتف غیب قرار دینگے وہی ہوا۔ پولیس منہ دیکھتی رہ گئی۔ آئندہ کے لئے گورنمنٹ نے اس قانون کی شاخیں قائم کرنے کا ارادہ کیا ہے اس ذیل میں ... [illegible]

بمبئی میں مسلمان حلوائی

بمبئی میں جس قدر خراب مٹھائی کی شکایت ہے شاید کہیں اور ہو۔ گو کہ دو تین دوکانیں ہندوؤں کی ایسی ہیں کہ ہندوستان جیسی مٹھائی بناتی ہیں۔ مگر وہ ایک قوم ہیں۔ دوسرے نذر و نیاز کے موقعہ پر وقت پیش آتی ہے۔ حضرات شیعہ تو جو ہیں تقا کے اوس مٹھائی کو کسی حال میں نہیں چھوتے۔ لیکن عام مسلمانوں کو بھی نذر و نیاز کے موقع پر بھی احتیاط مدنظر رہتی ہے۔ اسی ضرورت کے رفع کرنے کے لئے بوہروں کی دوکانیں ہیں۔ مگر کم ہیں۔

اس بنا پر ایک مسلمان سنی المذہب کا ارادہ ہے کہ وہ کسی عمدہ موقعہ پر مٹھائی کی دوکان کھولے۔ اور اعلیٰ درجہ کا مال طیار کرے۔

اسلئے ہم سے ایک ایسا عجیب سوال کیا ہے جس کو پڑھکر ہنسی آگئی۔ وہ یہ ہے کہ جیسے اپنی رسومات نیاز کے موقعہ پر سنی۔ شیعہ بوہروں سے مٹھائی بے تکلف خریدتے ہیں۔ ایسا ہی حضرات شیعہ بھی میری دوکان سے خریدیں گے یا نہیں؟

اس عجیب سوال کا جواب پھر کبھی دیا جائیگا۔ مگر ہمارے مسلمان حلوائی کو دوکان کھولنے میں کوئی تامل نہ کرنا چاہئے۔

حضور ایڈورڈ کی ولدادہ کو قید

جنوبی ہند کی اربتھنات کمپنی کا دوالہ مشہور ہے کہ اسنے سیکڑوں کا دوالا نکال دیا اور بڑے بڑے موٹے انگریزوں کی کمر توڑ دی وہ ہیلا اسکے منیجر کا چہاپ چھوڑنے والے تھے مگر مجرم قریب اوہنوں نے دھر لیا۔ باقاعدہ جانچ پڑتال ہوئی۔ کئی مہینے کی تحقیقات کے بعد یہ ثابت ہوگیا کہ منیجر بنک نے بیشک دغابازی کی لاکہوں روپیہ لوگوں کا غلق میں رکھکر اسا پیدا نگو ٹگا سا جواب دیدیا۔ اسکا نام سر جارج ہے چیف جسٹس مدراس کی عدالت مین اسکا فیصلہ ہوا جوری تمام گوری ولایتوں سے مرتب کی گئی تہی ملزم نے بہت کچھ ہاتھ پاؤن مارے اور اپنی یوروپین صفائی کا سکہ جمانا چاہا مگر رنگ نہ جما۔ جوری نے صاف کہدیا مجرم ہونے مین کوئی شبہ نہین۔ مجرم کو کبل نے جب دیکھا یہ تو ہاتھ سے چلا تو اسنے حالت بگڑنے یہ اعواب تجویز کیا کہ ملزم قسمتی سے اس چکر مین آگیا ہے۔ درحقیقت بد معاش نہین ہے۔ یہ بڑی آبرودار شخص ہے۔ ولایت کی معزز پارٹیان اسکی قدم لیتی ہین اور یہ اسوجہ سے کہ جہاں پناہ ملک معظم حضور ایڈورڈ کی اسپر خاص توجہ ہے نظر شفقت سے اسکی سرفرازی فرماتی ہین غرض بیرسٹر نے منیجر بنک سر جارج کو حضور ایڈورڈ کا دلدادہ ثابت کرنے مین بہت زور لگایا۔ مگر ہندوستان مین کسیکا جادو کارگر نہین ہوتا۔ جج خود ہی رحم کرے تو بات دوسری ہے مگر کسی دباؤ مین آکر انصاف کا خون ہرگز نہین کرسکتا۔ چنانچہ چیف جسٹس نے فیصلہ دیا کہ حضور ایڈورڈ کی اسپر نظر عنایت ہونا

دو ملا مین مرغی حرام ہی

مراکو کی بابت صاف کہہ ہی ہے کہ یہ اسلامی سلطنت چند روزہ مہمان ہے۔ ادہر فرانس کا دباؤ۔ اودہر اسپین کا زور اس ترکیب سے باغیون کا قلع قمع تو جلدی ہوجائے گا۔ اور مراکو کو ہمیشہ کے خرخشے سے نجات ملجائیگی۔ مگر ساتھ ہی اسکے مراکو کی بہی خیر نہین کیونکہ اوسکا آشیانہ دو ملا مین پہنسا رہے گا۔ اگر اوس سلطنت کا وجود رہا بہی تو اسمین شک نہین کہ اسپین و فرانس اپنا اپنا حق محنت وصول کرکے سلطنت کو کہوکہلا کردینگے۔ دنیا مراکو کی سلامتی کی کوئی آس نہین مگر ہان ع عدو شود سبب خیر اگر خدا خواہد۔ کا مضمون ہوجائے تو بات دوسری ہے۔ آثار تو ایسے پائے جاتے ہین خدا کرے یہ روبہ ترقی ہوجائین تو پورے طور پر دو ملا مین مرغی حرام کا مضمون ہوجائے۔ ادہر تو فرانس اس تاک مین ہے کہ جال میرا بچہایا ہوا ہے میری شکت و شرکت بہت زیادہ ہے۔ مین زیادہ حصہ کا مستحق ہون۔ اودہر اسپین کا یہ خیال ہے کہ فرانسیسی فوج بس یونہی ہاتھ پاؤن ہلاتی ہے جو کچھ کرتی ہے اسپینی فوج کرتی ہے اسلئے تین حصوں مین سے دو اپنے اور تیسرا فرانس کا۔ فرانس اسکو غصہ سے ٹرٹراتا ہے۔ اور جہان فتح کا موقعہ ہوتا ہے تو اپنی فوج بھیج دیتا ہے اور جہان معاملہ کٹھن ہوتا ہے تو اسپینی فوج کو بڑھا دیتا ہے۔ ایسے معاملات سے پتا لگ رہا ہے کہ کشمکش بڑھتی جاتی ہے ان دونون صورتون مین سے ایک صورت ضرور ہوگی یا تو ابھی سے ان کشمکش سے علیحدگی اختیار کرلی جائے یا

بلوہ راولپنڈی کا وارا نیارا

راولپنڈی کی جوشیلی قوم نے جو اپنی بہادری کا نمونہ دکہایا تھا اور شورش کے متعلق سنسنی پہیلانے والے خیالات لوگون کو قبل از وقت عبرت دلا رہے تھے۔ عام طور پر یہ خیال تھا کہ پولیس نے جتنے مجرم بال (حوالات) مین ڈال دئے ہین یہ تمام دانے پختہ ہوکر نکلینگے یہ قیاس زیادہ تر اس بنا پر تھا کہ ملزمون کی ضمانت کے لئے دکلانے لاکہہ لاکہہ روپیہ لگایا۔ بعض ملزمون کے مکانون مین ایسے حادثے بہی پیش آئے جو مجسٹریٹ صاحب کا دل ہلا دینے کے لئے کافی سمجھے جاتے تھے مگر مجسٹریٹ صاحب کا دل ذرا بہی نہ پسیجا مجسٹریٹ صاحب حسب دستور بال کی کہال کہینچنے مین مصروف رہے۔ خدا کی شان دیکہئے یا تو وہ کہینچ تان تہی کہ قانون بلوہ کے مشاکو بال برابر بہی ادہر سے اودہر نہ ہونے دیا۔ یا یہ ڈہیل ڈہال کی بہرتی کہ جو سامنے آیا بس وہی رہا جسکا نام زبان پر آیا وہی آزاد۔ حوالات یا تو چڑیا گہر کا پنجرا بنی ہوئی تہی یا خالی کا خالی رہ گئی۔ بڑی بھاری کیپ مین سے صرف چند مجسٹریٹ صاحب نے چہانٹے۔ وکیل بیرسٹر جو اس کیس مین داخل تھے وہ پہلے تو کہہ دیتے تھے مگر پہر خدا جانے مجسٹریٹ صاحب کو کیا خبط آیا۔ کہ سب کو آزاد کردیا۔ پولیس کا حق محنت قائم رکہنے کے لئے گنتی کے ملزم رکہ لئے گئے ہین ہندوستانی اخبارات بغلین بجا رہے ہین اور گورنمنٹ کی جے پکار رہے ہین بیشک یہ خوش ہونے کی بات ہے اور ہم بہی اس سے خوش ہونگے کہ بڑے بڑے قابل لوگ جو حوالات مین آگئے تھے انکو نجات ملگئی ورنہ خدا جانے

کانگریس میں پھوٹ

باوجودیکہ یہ طے ہو گیا کہ کانگریس کا آئندہ اجلاس ناگپور میں ہوگا مگر کانگریس کمیٹی میں سخت اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ اور اس اختلاف کا شان نزول یہ ہے کہ کمیٹی میں دو پارٹیاں ہو گئی ہیں ایک معتدل اور ایک متجاوز۔ حد سے متجاوز پارٹی چاہتی ہے آئندہ اجلاس کانگریس کے پریسیڈنٹ ... ہوں درصورت ... (...) یا مسٹر تلک ہوں (چیئری اور دوسرے) معتدل پارٹی ان میں سے کسیکا پریسیڈنٹ ہونا کانگریس کے لئے سخت مضر خیال کرتی ہے۔ ہم یہ پوچھتے ہیں کہ کیا اعتدال پسند پارٹی متجاوز پارٹی کے منتخب پریسیڈنٹوں کو اور اسکی تجویزوں کو کیوں کانگریس کے لئے مضر سمجھتی ہے۔ کیا متجاوز پارٹی کانگریس کی ہمدرد نہیں ہے۔ کیا وہ قوم اور ملک کی ہوا خواہ نہیں ہے۔ کیا وہ انگریزی حکومت کی نکتہ چینی بہت سختی سے نہیں کرتی۔ معتدل پارٹی کا جواب ہے کہ یہ سب کچھ صحیح مگر متجاوز پارٹی کانگریس اور قوم اور ملک کی نادان دوست ہے۔ اور اسکی تجویزوں نے کانگریس اور قوم کو نقصان پہنچایا۔ اور پہنچا رہی ہیں اور آئندہ بھی ضرر پہنچنے کا خوف و خطر ہے ہم کانگریس والوں کے کان میں یہ کہنا چاہتے ہیں کہ مسلمان مدت سے یہی کہتے ہیں جو معتدل پارٹی اب کہتی ہے۔ اگر پہلے ہی خدا اس پارٹی کو مآل کار سمجھنے کی توفیق دیتا تو آج کو یہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتی اور تمام ہندو مسلمان شیر و شکر نظر آتے مگر ... جاہلیت پیدا کر لیتے ... کسی کی ...

کانگریس کی پردہ نشین کمیٹی

کانگریس کی استقبالیہ کمیٹی کے پردہ نشین ممبروں نے دروازے بند کرکے اجلاس کیا تھا اس حکمت کی وجہ سے اسٹیم کچھ پیدا ہو کرنے ... ہی میں گیدڑ بھبکیاں دکھانے بہت ... میں غراتے رہے کارروائی کچھ بھی نہ ہو سکی۔ وہ تو خدا نے خیر کی کہ جلدی سے جھڑ جھڑا کے باہر نکل پڑے ورنہ کانگریس کی حرارت فرض دور کرنے کے لئے انکا گشتہ بہت ہی اکسیر ثابت ہوتا۔ دروازہ کے باہر برخورداران کانگریس منتظر کھڑے تھے جیسے معتدل پارٹی کے سربرآوردہ شخص دروازہ کے باہر نکلے ہی تھے کہ کانگریسی طالبعلموں نے گھیر لیا۔ ان سعادتمندوں نے اپنے بزرگوں کی بے عزتی اور عزت ریزی میں لمحہ تک لگا نہیں رکھا۔ بزرگان کانگریس نے اپنے چھوٹوں کی بادب تادیب ضروری ہوگی اسلئے کہ پولیٹیکل اجیٹیشن کی تو انکو تعلیم ہی دیجاتی ہے تعلیم پانے پر کوئی موقع نہ ملا تو جہاں طبیعتیں موقع کی کب تک منتظر رہتیں خیرات گھر ہی سے شروع ہوتی ہے انہوں نے لاؤ پہلے استادوں پر ہی ہاتھ صاف کرو۔ سارا سبق بھی صاف ہو جائیگا۔ اور ایک دو نیا پیچ بھی معلوم ہو جائیگا۔ ابتو غالباً پولیٹیکل کھلاڑیوں کی آنکھیں کھل گئی ہونگی اور اپنی تحریک کا ثمرہ پا کر انہوں نے سمجھ لیا ہوگا خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم۔ کاش اب بھی یہ ایسے فتنہ پردازوں کو دودھ کی مکھی کی طرح اپنی کمیٹی سے نکال پھینکیں تو یقیناً انکی ... میں ... ہو جائیگا گورنمنٹ کو توجہ کیلئے مجبور کر دیں۔

مر کھجلایا ہے

لاہور کی ٹکنیکل اسکول کے مسلمان طالبعلموں میں بڑی برہمی پائی ہے۔ وجہ یہ کہ اسکول مذکور کے کسی ہندو مدرس نے جسکے پاس یہ لڑکے انسانیت اور اخلاق حاصل کرنے بٹھائے گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پاک میں گستاخانہ الفاظ استعمال کئے۔ چنانچہ صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم نے تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ لہذا کوشش ہو رہی ہے کہ مسلمان طلبہ واقعہ سے انکار کریں۔ اگر ہمین مکتب است و این ملا، کار طفلان تمام خواہد شد۔ لعنت ہے ایسی تعلیم پر۔ جہاں تعلیم دینے والے ایسے نالائق ہوں۔ اور حیف ہے ایسے استادوں پر جو مختلف العقائد طلبہ کو تعلیم دینے پر مقرر کئے جائیں۔ اور وہ اپنے بیہودہ اور لچر خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کچھ عقل سے کام نہ لیں۔ اور سخت افسوس ہے ان مدعیان ہمدردی پر جو ہمدردی اور اتفاق کے جوڑ توڑ کریں اور زبانی جمع خرچ سے ... کے جوہر کھلنے جائیں۔ چند متعصب آریہ اخباروں نے دہلی ... کی جلاوطنی پر ... باتوں یعنی مسلمانوں کے سر یہ الزام تھوپا تھا کہ وہ آریہ قوم کی ترقی سے جلتے ہیں۔ جب انکا بس نہیں چلتا تو توہین مذہب کا الزام تھوپ کر ... ہیں۔ اس واقعہ سے وہ شاید دلیری سیکھیں کہ کیا وہ مسلمان طلبا ہی جو انگریزی فیضان سے بہرہ یاب ہو چکے انکے نزدیک متعصب ٹھہریں گے خدا کرے اس معاملہ کی پوری چھان بین ہو اور ہندو مدرس کو ایسی تنبیہ کیجائے کہ ...

معرکہ آرائی

ہم اُلٹے بات اُلٹی یار اُلٹا
بھلا پھر کیوں نہ ہو سب کار اُلٹا

حضرت یہ بات تو عوام پر ظاہر ہے کہ جوانی کی عمر میں نئی نویلی اُمنگیں۔ آفت کی چہلانی غضب کی چال نرالی ڈھال۔ وقت کی سوجھ طرح طرح کی بوجھ۔ اور دقیانوسی تحقیق بعید از خیال بڑھاپے میں پرانی سمجھ۔ سڑی خیال۔ پژمردہ مزاج مشہور ہوا کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے ناوک موقع بموقع کہہ لیا کرتے ہیں کہ نوعمر بیٹے کٹے جوان مسٹنڈے ہوتے ہیں۔ اور ساٹھے سٹھیا جاتے ہیں۔ لہذا وہ فہم کے تیر اور یہ عقل کے گھامڑ کہلاتے ہیں۔ پرانے وقت پر ہوا [illegible] مرتے ہیں۔ پرانی ریت ہی جاتی ہے۔ ایک بچھڑا ایسی ہوتی ہے کہ دُم گرنے کی خبر تک ان سے غائب غلا پانی کا بلبلا ہو جاتی ہے۔ یہ کہیں سنبھلتے بھی ہیں تو مہ دو۔ کو اس طرح زیر ہوتے ہیں جیسے بچھڑے گدھے اور لگام سے نیپالی ٹٹو۔ اسی وجہ سے ایک اُستاد صاحب کہہ گئے ہیں کہ ع گیا شباب کے ہمراہ ولولہ دل کا ؛ اور در حقیقت انجام کے بھی خیال نیک اعمال میں یہ بات آتی ہے کہ ان دونوں میں تفرقہ ایسا ہی ہے جیسے بدعملیا اور [illegible] سنبھلا ہیں۔ مگر بھی نفسانیت بھی ایسی چیز ہے جس سے کسی صاحب کو چھٹکارا نہیں۔ ہندو مسلمان۔ جیو۔ عیسائی ہو

بڑے بڈھے۔ جوان بھی اس آفت کی مضبوط بیڑی سے مستحکم جکڑے ہوئے ہیں۔ کیا مجال کہ کوئی اجتناب کرے اور ظلم کی تیغ نہ چلائے اور یہ اکبر پوری ڈنڈا نے ور تیغ نہ گھمائیں۔ بہتیرے اسی گرداب بلا یا یان میں ایسے موروثی (اشخاص) بھی ہیں۔ کہ اپنے کو اس سے بری کرنے کے لئے شہادتی کا تذکرہ بھی کبھی اس کا دکھاوا پیش کرتے ہیں۔ اور بنگالی مہاشاؤں کا سا اپنی بلا دوسرے کے سر ٹالنے کے لئے ہے سہون کو بھی سمیٹ لیا کرتے ہیں پر جب جھنجلا کر وہ بنگالی صاحب کو ڈنڈے پھٹکارتا ہے تو اپنے کو بھیگی مرغی بنا کر کٹ کٹ کرنے لگتے ہیں۔

صاحبو۔ یہ تو پردہ مردانگی سے بعید ضرور ہے کہ زبردست خان کا پیچھا زبردست خان کریں۔ اور انہیں پوری طرح ساتھ ان کے ڈنگے میں لائیں۔ اور انہیں ستاتے جائیں۔ بلاوجہ ظلم کی ٹہنیاں بڑھاتے جائیں۔ پر وقتاً فوقتاً پیشتر بھی ہو جاتا ہے۔ پوچھئے وہ کیوں تو جواب یہ ہے کہ جیسے اصیل۔ ٹھینگی کو رسید تا ہے۔ اور اول الذکر اوسے بھاگتے دیکھ رحم کھا کر چھوڑ دیتا ہے۔ اور اوس غفلت میں دیکھکر ٹھینگی صاحب پھر بیو ٹھکر دو چار چونچ جڑ دیا کرتے ہیں۔ اسیلئے کہا گیا ہے کہ اصلاح ہے خطا نہیں۔ کم اصل بیوفا نہیں۔

حضرت جہان رنگ رنگیلے چھیل چھبیلے۔ انوکھے۔ عاقبت اندیش۔ باوجود عقل سلیم۔ استعداد عظیم۔ اپنے لوگوں کی خاک پا سمجھنے والے ہیں۔ وہاں ایسے دُبلے بہا عقلمندی کے گھمنڈے۔ ہم پاپی بھی ہیں کہ انہیں کوئی للکارے تو مشکل

منصور [illegible] کہتے کہ شہید ہو جائیں۔ ماں باپ کو پچھین دیگر سے میت سمجھا کریں۔ پر اوس کی [illegible] کوئی پشت پناہ نہیں۔ [illegible] جو نہ دیکھتا ہو ہے۔ یہ بابا آدم پر بھی الزام لگا کر کہتے ہیں کہ انہیں گے جو دانہ گندم خود ہی ہمین اور لیا ہوتے نے [illegible] کہا ہے

گیہوں کو کھا کے حضرت آدم نے کیا کہیں
اب تو کیا ہماری بھی بہشت خراب کی

کہتے ہیں [illegible] خان کی چشم مبارک میں [illegible] ناکا اور [illegible] پر سوار کر [illegible] نے معراج شریف کے [illegible] اینٹ کے [illegible] کی سیر کرائی تھی

قہ قہ قہ واہ رے میرے گوہر۔

حضرت نئی چال۔ نئی ڈھال۔ نئی روشنی نئے خیال۔ نئی عقل کیسے مرغوب خاطر ہیں۔ یہ ریل گاڑی جسے مرزا قادیانی نے دعوی پیمبری تک کر کے دجال کہہ مارا جب ہندوستان میں نہ تھی تو ہم دس بیس کوس خشکی چلا کرتے تھے۔ یہ نئی عقل و سائنس دانی ہی کے کرشمے ہیں کہ آج آپ کم خرچ بالا نشین بنے بیٹھے ہیں۔ ہر مہینے ایک منزل کا سفر طے کرتے ہیں۔ اور بس آپ [illegible] برتن میں کھاتے ہیں۔ اور یہی [illegible] سوداگری کرنے پر آمادہ ہیں۔ کہاں ہو نئی روشنی والو کہ خدا کی ہانڈی میں کھانا پکانے والو۔ برقی قوت کے ذرائع سے ایک منٹ میں [illegible] دن کی خبر دینے والو۔ آگ [illegible] والے آدم کے بنانے والو۔ ذرا ان کے منہ پر ہاتھ تو پھیر دو۔

حضرت پرانے دقیانوسی بھلا ایڈین [illegible] رگڑ کر [illegible] کی آگ میں جل کر [illegible]

جائیں ما و مادہ ان کے پرانے خیالات ان کے
سامنے کر و عذر وہ نہوں تو ہوں کیا حقیقت
تو یہ ہے کہ حضرت انسان کو ہزار کہا جائے
اور بولی بھی بند کریں۔ مگر یہ اپنی الٹی
چلنی ضرور اٹھنے چلنے جائیں گے۔ بھئی
ایجاب السیوں کے لیے تو ہر فرعونے را
موسی ہیں۔ ادھر سے اُدھر تک اُدھیڑ
دیتے ہیں۔ اور زمین کو مصداق سہ

جو خود ہی مر رہا ہو اسکو گر مارا تو کیا مارا

چھوڑ آسمان میں تھگلی لگا کر تو میں
کوئی خاک پا پر سختی کرے کیا کرے۔ ہمیں
تو اتنی خبر لینی چاہیے جو سہ

کل تراشے ہے بت آج خدا بن بیٹھے ہیں

راقم

بائے ناز کر جب ہرا نے ہماری قبر پر
پارہائے سنگ مر مر دل کے ٹکڑے ہوگئے

بقلم

شہر کے بابا آدم گپ چپ شہر امی

ہووے تو میں جانوں

مقابل ٹوپی والوں کے اگر ہووے تو میں جانوں
کسی کا بھی بچی اور جگر ہووے تو میں جانوں
سودیشی شاخ نکلی خوب ہے لیکن ثمر کیا
زمین ہند میں بار آور ہووے تو میں جانوں
کوئی خواہان سودیشی کا کوئی منکر تھا اسکا
سودیشی کا علم جب در بدر ہووے تو میں جانوں
کرے بھی کام کیا لڑکی تہذیب تو بس آگے
مقابل اس سے بھی بڑھ کر اثر ہووے تو میں جانوں
سودیشی کیا سودیشی ہے بنایا تم نے یا انجمن
کہا ایسا ہند میں اک نامور ہووے تو میں جانوں
سفر ریل کا چھوڑ دو بنا تار بجلی کا
اسی سے ہند والوں کو خبر ہووے تو میں جانوں
فرنگیو پیالا تم پھونکتے ہو صور بنگال
ذرا بھی اثر کچھ اسکا اثر ہووے تو میں جانوں
ہوا اکھاڑ گئے ہیں اپنے اقلیم بر ما میں
زمین ہند میں ہر جا گذر ہووے تو میں جانوں

راقم

م۔ ع۔ نیرنگ۔ از بلاری

انقلاب زمانہ

قدرت کے کارخانے ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں زمانہ جو گذر چکا۔ گذر رہا ہے اور گذر ریگا۔ گرگٹ کی طرح سیکڑوں رنگ بدل چکا اور بدلیگا۔ اسکی ہر گھڑی بلکہ ہر سکنڈ انقلاب اور نیرنگی سے خالی نہیں۔ دن اور رات جو آئے دن ہمارے اوپر گذرتے رہتے ہیں۔ یہ نیرنگی نہیں تو اور کیا ہے۔ پھر جو دن گذر گیا۔ وہ کسی طرح نہیں آسکتا۔ جن دنوں کا ہفتے اتوار پر نام رکھ چھوڑا ہے۔ یہ دن وہ نہیں ہیں جو گذر گئے۔ ہر دن نیا اور ہر رات نئی ہے۔ شب و روز گذرنے کے ساتھ زمانہ اور زمانہ میں زندگی بسر کرنے والے بھی رنگ بدلتے رہتے ہیں۔ جیسا زمانہ دیکھتے ہیں ویسے ہی ایجاد و اختراع ویسے ہی شعبدے۔ ویسے ہی عمل وغیرہ ایجاد کرتے جاتے ہیں۔ دس برس پہلے جو حکیموں کی قدر تھی وہ اب نہیں۔ ہر شہر ہر محلہ میں ڈاکٹری علاج کی قدر ہے۔ ذرا کسی کا کان گرم ہوا۔ ڈاکٹر کو بلا لیا۔ کہاں تھی ہوتی۔ ڈاکٹری سفوف کھلا دیا۔ تر کام ہوا۔ ڈاکٹری دوا پلا دی۔ وغیرہ وغیرہ۔ آجکل فیصدی کا بیشتر ایسے مریض ہیں جنکو کی باہ رقت کی شکایت ہے۔ خصوصاً ہندوؤں میں یہ مرض زیادہ پھیلا ہوا ہے۔ حکیم اور ڈاکٹر تو آئے دن اسکے لیے طرح طرح کی دوائیں تجویز کرتے رہتے ہیں۔ کوئی جلا کوئی اشتہار ان امراض کے ازالہ سے خالی نہ پائیے گا۔

جب چلتے ہوئے لوگوں نے دیکھا کہ جلا ان امراض کی زیادہ شدت ہے۔ دوا دوں میں آتی نہیں۔ چونکہ روز بروز دنیا ہوشیار ہوتی جاتی ہے وہ بغیر لکھے پڑھے کسی کو خیال میں نہیں لاتی۔ اسلیے ہمارے دور اندیش محتاجوں نے تعویذ گنڈے کا لٹکا ایجاد کیا ہے۔ جناب اگر آپکی اولاد نہ ہوتی ہو تو اس گنڈے کو صرف چالیس روز کمر میں باندھ دیکھیے تو سہی۔ نو مہینے بعد کھلا سا بچہ لیجیے۔ کیا مجال جو دست قدرت بنانے میں کوتاہی کرے۔ ابھی سیکڑوں بانجھیں اس گنڈے کی بدولت بچے جننے والی اور ہزاروں نامرد مرد بن گئے۔ گنڈہ کیا ہے اکسیر کا مخزن۔ دنیا احمقوں سے خالی نہیں۔ ہمارے محلہ کی ایک لالہ دھونی پرشاد بھی مت سودیسی دھن میں ہیں۔ یہ تو خدا ہی جانے میاں کبھی کرتوت کے نہیں ہاتے ہی کسی مصرف کی نہیں۔ لیکن ہے یہ کہ بچہ روزانہ کا اولاد نہیں ہوتی۔ ہمارے نزدیک تو دونوں ہی کی خطا ہے۔ کچھ لوہا کھوٹا کچھ لوہار۔ ادھر میاں سست کریں۔ اُدھر بیوی آہست ہے کام میں تو کچھ نہ کچھ ہو جائے۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ انہوں نے ایک خوش پوش گنڈے بنانے والے کو کچھ روپے نذر کیے کہ گرو جی لیس اس جینے میں تو کچھ سوچ بچار کیجیے

کرایا ہے ۔ ؟ میں پودینہ لگا دو ۔ پیر جی نے
اطمینان دلایا ہے کہ کچھ گھبراؤ نہیں ۔ میں
ایسا گنڈا دونگا کہ تمہاری بیوی کی ٹکسال
میں سے کھٹا کھٹ نقل پڑینگی ۔ یہ تو بتاؤ
ایک آدھ درجن پر ہی اکتفا کروگے یا پوری
دو کوڑی لوگے ۔ مجھے ایسا گنڈا ہی بنانا آتا
ہے کہ درجنوں کی تعداد کوڑیوں سے بدل
دوں ۔ لالہ جی نے کہا مہاراج میں تو بیٹا
جاگتا ایک ہی نام لیوا کافی ہے ۔ مگر ان
دونوں بیوی تو توں سے کوئی پوچھے کہ بابا
کی کمر میں بھی کچھ دم ہے یا نرے پیر جی
کے گنڈے پر ہیں ۔
خدا بچائے بیکاروں کو زندہ رکھے
کہ گنڈے تعویذ کی ایجاد سے اپنا پیٹ پال
رہے ہیں ۔ اور ان کے بیوقوف قدردانوں
کو بھی خوش رکھے جن کی بدولت ایسے لوگ
فائدہ اٹھا رہے ہیں ۔
راقم حضرت ادیب ممبر یونین کلب میرٹھ

جو پہلے تھی سو اب بھی ہے

سبزی کی میدان میاں شادی کی زبان
جناب پنچ بہادر صاحب دام بہادرہ ۔ تسلیم ۔
کہئے گلشن مزاج تو ہرا بھرا ہے ۔ الحمد للہ کہ
تشریف لائے ۔ مرحبا آج تو بہت دنوں میں
گویا استسقا کی نماز پڑھنے کو تشریف لائے
اور سراپا بہاری کی کیفیت دکھا رہے ہیں ۔ کیوں
نہو ۔ یہ وہ زمانہ ہی ہے کہ ہر موجودات عالم پر
تراوٹ و تازگی چھا رہی ہے مستو کالی پر
ہری دیکھ کر پھلے جوش مسرت سے اُمڈا جاتا ہو
خاصکر اہل سہسرام پر عجب کیفیت طاری ہے ۔
ہر شخص سیر کوہ میں سرگرم جستجو ہے ۔ سیلا
جڑی بوٹیوں کی نمائش قدرت کی کاریگری
چشم معرفت سے دیکھو دیکھا گل کی طرح شوق
دلنا کبھی جامہ دریدہ ہو رہا ہے گرانیا جب
چونکہ انصاف پسند پیدا دوست پرست ہیں
لہٰذا لمصداق جلوہ تنہا تنہا ید ۔ جھگڑا ایک چٹکی

نئی دُھن کی غزل بطور تحفہ پیش کرکے اپنی مسرت
و خوشی کا چوتھائی حصہ عام لوگوں پر ہبہ کرتے ہیں
یقین ہے کہ آپ ہمعصر صاحبان دیکھکر
محظوظ ہوں گے ۔ دہوبا

وہی چمپئی ستمگاری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
بُری عادت تری پیاری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
تری پوشاک ایام جوانی ماہ بارش میں
وہ دھانی رنگ کی ساری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
بڑھاپا آگیا گو دانت ٹوٹے پڑ گئی جھری
مگر جوبن کی تیاری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
وہی پھندے وہی بھیدو وہی افیون ہی کا نشہ
وہی ہر وقت میخواری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
وہی وحشت وہی حسرت وہی تمنا وہی حسرت
وہی الفت کی بیماری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
ہمیشہ بدنام گو ہر بادہ کی حرمت ہوئی بالکل
علاوہ اس کے گرمی بازاری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
مچایا شور چیخا وہ کہ طلبا نے ۔ محمد یا رو
وہی اکو کی ترکاری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
بچایا اک بار رقیبوں نے ہمارے جیلیا کا کر
کہ گھر سے چوہری کی جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
مچا شاہ کہ ڈاڑھیں کرتی ویسے دھماکے سے
مگر مچھلی کی ترکاری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
پڑا ہائیں لاکھ سر پہ پہاڑ اب سانے لیکن
وہ تھیں بھی خواری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
غم و رنج و الم سے جل گیا ہے ہر گھر کی
مگر اس کی دل آزاری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے

راقم
پنچ کا پرانا عاشق زار

بقلم
گل محمد ۔ سہسرامی

غنچہ جاوید

اردو سوسائٹی کی دلچسپی کیلئے یا انگریزی
مہینہ میں ایک بار شائع ہوتا ہے جس میں ایک نیا
کارٹون ۔ دلچسپ مضامین بطرح شعرائے زمانی
کا کلام ۔ تاریخی دلچسپ ناول درج ہوتا ہے ۔ جس میں گلدستہ
کی ضخامت ۲۴ صفحہ ہوتی ہے ۔ عام قیمت سالانہ
۲ روپیہ ہے ۔ نمونہ کا پرچہ آدھ آنہ کا ٹکٹ
آنے پر روانہ ہوتا ہے ۔ منگا کر اسے حسن و قبح
کو ضرور ملاحظہ فرمائیے ۔ خاکسار
سید کاظم حسین برق لکھنوی ۔ پروپرائٹر
غنچہ جاوید ۔ بھنڈی بازار بمبئی نمبر ۹

خضاب سیاہ تاب

اب ہم دعوے کے ساتھ کہتے ہیں کہ جسکا جی چاہے
چاہے تو ایجاد خضاب سے مقابلہ کرلے ۔ اور جسکا
جی چاہے اپنے اطمینان کے لئے صرف محصول
لینے ۲ کے ٹکٹ بھیجکر نمونہ منگا لے ۔ بس
خضاب میں وہ صفتیں ایسی ہیں کہ کسی
خضاب میں نہیں پائی جاتیں ۔ ایک تو بدبو
نہیں ہے دوسرے داڑھی بیکار زدہ نہیں ہوجاتی
آخر وقت تک رنگ سیاہ رہتا ہے اسی واسطے
ہم نے اسکا نام سیاہ تاب رکھا ہے ۔
دفتر پنچ بہادر سے طلب کیجئے

جاسوسوں کی [illegible]

قزاق، ۱۰ اکتوبر ۔ آج عبدالحفیظ کے ساتھ مقام مراکش میں ۰۰۰، ۲۰ اشخاص سوار مزغان سے آکر شریک ہو گئے ہیں، ان کے پیروان کی اس قدر تعداد کثیر ہے کہ وہ سب ان کے لئے آلات حرب فراہم نہیں کر سکتے۔ مقام مزغان کے بعد یہ لوگ زبر گیسٹر ہاؤس سے آلات حرب وصول کرنے اور انہیں مراکش تک پہنچانے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ پیرس کے سوشلسٹ فریق نے مراکو کی موجودہ مہم کی سخت مخالفت کی۔ کہا کہ اس مہم کی کارروائی سے جرمن کو رنجش پیدا ہو جائیگی اور یورپ میں عام طور پر جنگ شروع ہو جائیگی۔

مقام کینیڈا سے ہندوؤں کی ایک مختصر جماعت کی آمد مقام ڈیول واقع واشنگٹن میں بتائی ہے۔ ۱۰ اکتوبر کی شب کو جم غفیر نے انہیں کینیڈا کی سرحد پر بھگا دیا، چند گولیاں اور پتھر ان پر برسائے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کسی کو زخم نہیں آیا۔

گورنمنٹ ٹرانسوال نے وہاں کے کل ہندوستانیوں کے نام ایک نوٹس جاری کیا ہے کہ اگر وہ اپنے نام باضابطہ طور پر رجسٹرڈ نہ کرائیں گے تو ۳ نومبر کے بعد گرفتاری اور جلاوطنی کے مستوجب ہوں گے۔

جنگل مقام آٹن ریٹا سے جو غبارہ اڑایا گیا تھا وہ لندن کی جانب روانہ ہوا، اسنے پیسٹ پال کے اوپر چکر لگائے اور محکمہ جنگ کا معائنہ کیا۔ بعد ازاں یہ ہوائی کشتی قصر بکنگھم کی طرف پھرتی رہی اور قصر کرسٹل (شیش محل) پر اتری، یہیں پر کل سوا نو بجے۔ ہزار ہا آدمیوں نے

اس عجیب و غریب نظارہ کا لاکھوں کی چشموں نے ملاحظہ کیا۔

سنگاپور کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ بیلیکن کی شہر ایکلا میں بے سروسامان اور رہا نہیں ہیں۔ اب حرف وہ اپنے اور اپنے لواحقین کی حفاظت کے علاوہ تیس ہزار پونڈ کا زرتاوان طلب کرتا ہے۔ چنانچہ گورنمنٹ برطانیہ نے ان شہر ایکلا کو مشغول کر لیا ہے۔ پرتگیز سپاہ نے کامل طور پر شاہی طائفے والوں کو سخت شکست دی ہے۔ ان کا سردار کارال گرفتار کر لیا ہے۔ اس جنگ میں ۹ آدمی ہلاک اور ۱۳ زخمی ہوئے۔

جرمن گورنمنٹ نے زیپلین نامی ہوائی کشتی ۸۰ ہزار پونڈ قیمت پر خریدی ہے۔ اسی

ہندوستان کے مشہور شفاخانہ یونانی آگرہ پڑی مارکیٹ (متصل مطب حکیم محمد حیات خان صاحب دہلوی) سے تمام جسمانی امراض کے عملی مجربات وہر قسم کی مفرد و مرکب ادویات وکشتہ جات نیز موسمی مفرحات و مقویات وغیرہ نہایت صحیح و معتبر ارزاں نرخ پر ہر وقت دستیاب ہوتی ہیں۔ بڑی فہرست مفت

(المشتہر) مہتمم شفاخانہ

روح اکسیر

یعنی

جوہر طلا

خالص سونیکا اور خاص طور پر تیار کیا ہوا ہے جس میں نہ کوئی معدنی شے شریک ہے اور نہ زہر بنا تات کے (مرکب) ہے قیمت فی شیشی ۱۲ (فرخ دہلی سے)

قسم کی دو گھوڑوں کی طاقت والی کشتی تیار کرنے کی فرمائش دی ہے۔ جو ۱۷۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار میں اڑیگی۔

مولوی حفیظ کی جانب سے دو قاصد اس غرض سے انگلستان گئے ہیں کہ مولوی موصوف کو باضابطہ اور جائز سلطان قرار دینے کے متعلق حضور ایڈورڈ ہفتم شاہ انگلستان کی تصدیق حاصل کی جائے۔ ان کا ارادہ ہے کہ جرمن اور اٹالین سفراء متعینہ لندن سے بھی ملاقات کریں۔

ٹوکیو میں ہیضہ شدید طور پر پھیل رہا ہے ۱۹ واردات ہوئی ہیں۔

مسٹر لیمکس وزیر جاپان کو جاپان آئے اکتوبر کو واپس کے وقت گئیداں موقوفی پر شہنشاہ جاپان نے خطاب دیا ہے

اخیر ستمبر کا نمبر ہمدرد کا چھپا ہوا نہیں اشاعت ہوگا

ہنچ ہمدرد نے آج تک جس قدر ملک و قوم کی خدمت کی وہ ناظرین سے مخفی نہیں لیکن ہمیں اس پر کسی قسم کا فخر نہیں ہے۔ نہ ہم ناظرین سے اس کا کوئی صلہ چاہتے ہیں۔ ہمنے جو کچھ کیا اپنا فرض سمجھکر کیا۔ البتہ ہم ناظرین سے اتنا چاہتے ہیں کہ وہ ہنچ ہمدرد کی اشاعت میں کوشش کریں۔ اور اسکی سچی بے لاگ آواز کو تمام ہندوستان میں پہنچا دیں۔ ناظرین کے ترویج سے یہ کام کچھ مشکل نہیں ہے۔ سردست ہمنے یہ تجویز کی ہے کہ دسمبر ۱۹۱۳ کا اخیر پرچہ ۵۰ ہزار شائع کیا جائے تاکہ لوگوں کو اسکی زیارت میسر آئے اور وہ دیکھیں کہ یہ کس شان کا پرچہ ہے۔ پس ناظرین سے التماس ہے کہ ہر شخص کم از کم سو نام خواندہ لوگوں کے ہمکو ارسال کریں۔ اس کے معاوضہ میں ہم گلدستہ ہمدرد یا ناول عصمت جو

محبی و مشفقی جناب ایڈیٹر صاحب پنچ بہادر
دام مودتہ - تسلیم - واضح ہو پرچہ مورخہ
۱۸ اکتوبر کا چھپا اور دیکھکر آپکا نہایت ممنون
ہوں کہ آپنے میرے کسی حاسد کا دندانشکن
جواب لکھا ہے - واقعی بات اصل یہی ہے کہ
انجمن اسلام میں مذہبی تعلیم جاری ہونے کے
سبب اور جنیشیم کی حالت روز بروز ابتر ہونے
کے باعث میں نے اپنی امداد موقوف کی تھی
اور میرے حاسد کا یہ قول بالکل باطل
ہے کہ "معتبر صاحب ناموری کی غرض سے قومی
اعانت کیلئے رقم تو مقرر کرتے ہیں مگر جب
دیکھتے ہیں کہ سنگ بنیاد ... ہو چکی اور
تعریفی مضامین شائع ہو چکے تو پھر رقم
بند کر دیتے ہیں" کیونکہ مذہبی تعلیم کے لئے جو
سالانہ ... روپیہ ... کیا گیا اسکو
سالہا ... ہو چکی تھی اور اس سے انجمن
کو بخوبی یہ معلوم ہوا ہو گا کہ یہ سالانہ میں نے
اپنے پدر مرحوم کے ... سے مقرر کیا
ہے اور اسوقت یہ بھی ظاہر کیا گیا تھا کہ
اگر مذہبی تعلیم اچھی طرح جاری رہی تو یہ
امداد ہمیشہ ملا کرے گی لیکن جس صورت
میں کہ مذہبی تعلیم برائے نام جاری ہے
مجھے متولی کے طور پر پورا حق ہے کہ وقف کا
پیسہ رائیگاں نہ ہونے دوں ورنہ اس حالت
میں بھی سالانہ جاری رہنے میں مجھ کچھ بار
تھا - یا میرا ذاتی نقصان تھا - مدرسہ
سبیات ... انجمن اسلام لائبریری
کو باوجودیکہ میری جیب خاص سے امداد
سالہا برسوں سے مقرر ہے مگر چونکہ انکی
کارروائی ٹھیک چل رہی ہے انکا سالانہ
برابر جاری ہے بلکہ جو کچھ مجھ سے ہو سکتا ہے
رقم سالانہ کے علاوہ جو بھی امداد دیجاتی ہے
جنیشیم کے اگریمنٹ کی شرائط کی رو سے
مجھے پورے طور سے یہ حق ہے کہ انجمن کو
اسکے اچھی طرح چلانے پر مجبور کروں
جب میرا چندہ موقوف کرنا محض بہ نیت
اصلاح ہے - اور آپکے جیسے بہادر دوست
جب پہلے ہی جواب دینے کو موجود ہیں تو
حاسدان ضعیف کی غائبانہ ہجو اس کی مجھے
کچھ پرواہ نہیں بلکہ آپ ہی اسکا ذمہ لیں
کہ انجمن میں کوئی مذہبی کتاب باقاعدہ
جاری ہو - اور جنیشیم کی حالت درست ہو
تو میں بخوشی سالانہ مقررکردہ رقمیں دینے
پر طیار ہوں -

راقم نیازمند خیرخواہ قوم
محمد حسن متقی ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۸ء

---

۵ تاریخ کی شب کو کوہاٹ سے ۱۰ میل کے
فاصلے پر لاچی نامی ضلع میں زکا خیل آفریدیوں
نے لوٹ مار مچا دی - اور صرف ہندؤوں کے
مکانوں پر ... بہت سا مال غنیمت اور دو ہندو
لڑکے لے بھاگے - اس لوٹ مار میں ایک
دیہاتی مارا گیا -
بنگال کے ایک مشہور سکول کے دس
ممبروں میں سے سات ممبروں نے استعفا
پیش کر دیا - مذکورہ بالا سکول کے ہیڈ ماسٹر
اور سب ڈویژنل افسر بالا ذات کے برطرف
کر دئے گئے - کہا جاتا ہے کہ صاحب مجسٹریٹ
نے ان کو ایسا کرنے پر مجبور کیا -
آنریبل کے مقدمہ متعلقہ متعلق پولیس
انسپکٹر بابو ... لال بنرجی کی پالیسی کو ...
عدالت نے مناسب قرار دیکر انہیں ...
بحال کر دیا - اور کل تنخواہ ادا کر دی -
رنگپور کا ایک پولیس سپرنٹنڈنٹ کچھ قیدیوں
کو حوالات سے عدالت میں لئے جا رہا تھا اس
وقت طلباء نے خلل اندازی کی - چھ طلباء
گرفتار ہو کے ضمانت پر رہا ہیں -
مقام مادھوپور میں جن عورتوں کی عصمت
پر حملہ کیا گیا تھا اس کے مجرم اعلیٰ چوکیدار
کو ۱۸ ماہ کی اندھیری کوٹھری اور باقی کو ۱۸
ماہ قید کی ہوا کھانی پڑیگی -
ناگپور کے محکمہ جنگلات اور پوسٹ آفس
کے ذخیرہ میں گذشتہ ۸ اکتوبر کی شب کو چوریاں
ہوئیں - اسی شب کو چند ساہوکاروں کے گھر بھی
لوٹے گئے -
گذشتہ دوشنبہ کو لکھنؤ میں کل ہندوستان
کے شیعہ فرقہ نے شیعہ کانفرنس کی رسم
افتتاح بصدارت مولانا سید ناصر الحسن مجتہد
ادا کی -
کلکتہ کے جنوبی حصہ میں گذشتہ یکشنبہ کو
شام کے وقت مسلمانوں اور انگریزوں کے
درمیان خطرناک جنگ ہوتے ہوتے رہ گئی جبکہ
مارکیٹ میں دو سو مسلمان دوکانداروں کی
ایک مجلس منعقد تھی اسوقت ایک یوروپین
وہاں آیا اور حرکت کے ... اول فول بکنے
لگا - مسلمانوں میں برافروختگی پیدا ہو گئی - یہ
دیکھکر دو یوروپین ... اپنے ہمقوم کی امداد
کیلئے آ پہونچے - چند پولیس بھی آ گئے
مگر یہ معاملہ دیکھکر ہمیں قدم دور جا کھڑے
آخرش مسلمانوں نے ان تینوں یوروپینوں
کو پکڑ کر کوتوالی پہنچایا -
پونا کنٹونمنٹ مجسٹریٹ کے اجلاس میں
ایک گوالی ... مشتبہ ... حملہ کرنے کے جرم میں

جیش تا ملزم کے بیانات سے معلوم ہوا کہ اسکی
معشوقہ کسی دوسرے جوان سے گذشتہ ہفتہ میں
کی کوشش میں تھی اور معشوقہ کے بیان سے
معلوم ہوا کہ عاشق بدچلن ہے۔ معشوقہ
اسپتال میں زیر علاج ہے۔ اور عاشق پولیس
کی حوالات میں ہے۔

کاٹھیاواڑ کے مختلف ضلعوں میں خصوصاً
ریاست بھاؤنگر میں طاعون گھٹ رہا ہے
اوسکی خاص وجہ یہ ہے سپیشل حکام یہ بتلاتے ہیں
کہ ابتک کل ۳۰ ہزار چوہے مارے گئے ہیں
اگر آئندہ بھی رعایا اس کام میں امداد دیگی
تو طاعون دفع ہو جائیگا۔

اخبار کیسری رقمطراز ہے کہ پنجاب کی طرح
دکن میں بھی ناجائز طور پر فساد برپا ہونے کی
افواہیں زور شور سے پھیل رہی ہیں چنانچہ بعض
مقامات میں مسلمان ہندوں کو دھمکی دیتے اور چند
دیسی اخبار [illegible] مقدمہ جاری کرنے کے باعث
رعایا بیدل ہو گئی ہے۔ اور سیلون کے بازار کے
ساہوکار پولیس ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا جانے والا ہے
[illegible] غالباً ارادہ والی
چال چلی ہے۔ بہر حال اسکی تحقیقات ضرور کرنی چاہیے
[illegible] کے پاس جو بیرنگ [illegible] گمنام خط
آیا تھا اسکو صاحب کلکٹر کے نام روانہ کر کے لکھا
ہے کہ یہ کارروائی کسی بدمعاش حاسد کی ہے۔

[illegible] لیاقت حسین پر پہلے مقدمہ کے
علاوہ اور بہت سے مقدمے دائر ہو گئے ہیں
[illegible] کلکتہ کے چیف مجسٹریٹ مسٹر کنگسفورڈ
کی جانب سے ایک نوٹس دیا گیا ہے کہ تم کلکتہ کی
شاہراہ اور [illegible] عام میں خلل ڈالنے والے مجمع
[illegible] اور جلوس نکالتے ہو [illegible] تاکید کرتا
ہوں کہ آئندہ ایسا نہ کیا جائے لیکن لیاقت حسین
دوسرے ہی روز صاحب مجسٹریٹ کی عدالت میں
حاضر ہوئے اور اپنے خلاف ممانعت کا جو آرڈر
جاری ہوا تھا اسکی منسوخی کی درخواست دی لیکن
صاحب مجسٹریٹ نے نامنظور کی۔ اسپر لیاقت حسین
بہت بگڑے اور کہا کہ بہتر ہے۔ شہر میں نہیں
دیہاتوں میں لکچر بازی کرینگے۔ چنانچہ ایک بڑا
جلسہ منعقد ہو چکا ہے اور دوسرے جلسوں
کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

اسلامی :۔ مصر ایک اسلامی ملک ہے۔ مگر
نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ حجاز ریلوے کو
ہندوستان سے بھی بہت کم چندہ دیا۔ اس ہفتہ
کے عربی اخبار سے معلوم ہوا کہ چند امرائے علاقہ
چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔

والدہ خان نامی سرائے میں جہاں علی محرم
ایرانی بیٹھتے ہیں آگ لگی اور ۳۰ مکان قسطنطنیہ
کے جل کر خاکستر ہو گئے۔

زنجان میں ملا قربان علی کے اغوا سے اوباشوں
نے دوکانیں لوٹیں۔ پھر ان کو منہدم کر دیں۔
والی زنجان کے سر میں بھی سخت چوٹ آئی۔
بیان کیا جاتا ہے کہ ملا قربان علی زبردستی
اہل زنجان کی طرف سے سید سلطان نامی شخص
کو نائب بنا کر ایرانی پارلیمنٹ میں گھسانا چاہتا ہے

اناطول ریلوے کمپنی کو [illegible] نے
حیدر پاشا اور [illegible] کے درمیان کی اور ریلوے
کا ٹھیکہ دیا۔

دمشق میں جبل اسیس سے لیکر [illegible]
تک برقی تار [illegible] بنائی جائیگی۔

تبریز گورنمنٹ [illegible] کے خفیہ
سے انگریزی فوج کے موسم گرما بسر کرنے کے
لئے علیاپ میں ایک جدید انگریزی چھاؤنی قائم
کرنا چاہتی ہے۔ اہل [illegible]
خاطر ہیں اور واقعی بات بھی یہی ہے کہ [illegible]
روپیہ [illegible] انگریز سپاہیوں کی خاطر خاک
میں ملا دیا جائے اور مصری رعایا کی [illegible]
بخش جائے اور خصوصاً اس حالت میں جب کہ
انگریزی فوج کے لئے [illegible]
سی چھاؤنیاں موجود ہیں۔

ایرانی بینک کے قیام کی ابتدا میں [illegible]
بینک حصہ داروں سے درخواست کی گئی ہے
کہ وہ مزید حصے خریدیں۔ جلالت مآب شاہ معظم
سے بھی التجا کی گئی ہے کہ وہ کم سے کم [illegible]
تو بانک میں جمع کریں۔

اہل مصر آجکل لارڈ کرومر کو مستعفی [illegible]
ہو جانے پر سخت متعجب اور ساتھ ہی حیران بھی
[illegible] ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر یہی حسن خدمت ہے
تو پھر بدخدمتی کیا ہو سکتی ہے [illegible]
[illegible] انہوں نے اس حیثیت سے کہ [illegible]
[illegible] کوئی قابل شکر [illegible] کام نہیں کیا
بلکہ ہمیشہ اسکے برخلاف کوشاں رہے۔ [illegible]
کرومر نے اپنی قوم کی تو خدمت کی۔ دوسرے
کا گھر بنا یا بگڑا اپنی قوم کی بنیاد تو مضبوط کی۔
ہمارے نزدیک وہ مستحق انعام نہیں۔ تو کیا
[illegible] قوم کی انہوں نے خدمت کی۔
تو قوم نے انکی قدر کی۔ اور انکو مستحق انعام
ٹھہرایا۔ اگر رشک ہے تو خود بھی لارڈ کرومر کی
سی خوبیاں پیدا کرو۔ تو خود ہی قوم کے داد
انعام و اکرام کے مستحق ہو جاؤ گے۔

[illegible] ترکی میں مسلمان رعایا پر فوجی خدمت
لازمی ہے اور صرف مذہبی امام اور معلم مستثنی
ہیں جنہوں نے ٹریننگ کالج یا نارمل سکول
سے سند حاصل کی ہو لیکن حال میں [illegible]
[illegible]

لوکل واقعات

بمبئے حضرت بار کہت لگا کی یعنی بمبئی امپرومنٹ ٹرسٹ کے ایک دیسی خزانچی کی نیت تین ہزار روپوں پر ڈوبی۔ دریائے خیانت میں غوطہ کھا گئی اور تہ میں جا کے امانت ہونے کے رستے اڑا دئیے ۔ ہوا پیلی اور پردہ فاش ہوا آخر عدالت سے دعوی دائر ہوا۔

خدا کی مار ان ٹھگ بنیوں پر کمبخت غریب لوگوں کو خوب ٹھگ رہے ہیں ناپ تول کے لکڑی کے اپنے پیمانے بنا رکھے ہیں جسے جتنی بیچنے والا گاہک کا الو بنتا ہے اور بدمعاش بنئے اپنا الو سیدھا کر لیتے ہیں مسٹر ربی نال نے بمبئی پولیس کمشنر کو رپورٹ کیا ہے کہ خدا کیلئے جبر جبری ... ہو جاؤ لیکن غریب رعایا لٹ رہی ہے میں نے بذات خود چند دکانوں پر پہنچ کر تحقیقات کی ہے جس سے مجھکو یقین ہو گیا ہے کہ بنئے بدمعاشی کر رہے ہیں ان کے پیمانوں میں ایک قسم کا سیاہ مادہ لگا ہوتا ہے یا تو اناج اس میں چپٹ کے رہ جاتا ہے یا بدمعاشی کی کرتی اور تدبیر ہوتی ہے ۔ غرض کہ مسٹر بالا شنکر جیسے مستحق ہیں۔ ہم بھی شکر گذاری کرتے ہیں بے ایمان بنیوں کی اچھی طرح خبر لیجائیگی ۔

ات تریکی کی خبر کا سمجھ لے بھی ہوا کھاتے کھاتے جسم ہوا سنگے تھے ادہر اُدہر ہو گئے اسکو کیل اس سے مد ہر کر ایک آفت بپا رکھی تھی ... پولیس کمشنر صاحب یہ حرکتیں دیکھیں تو اشتہار لکھ کے ایک تاکیدی حکم جاری کر دیا ہے کہ خبردار ! ہمیشہ احتیاط برتی جائے باقاعدہ گاڑی چلائی جائے اکثر دیکھا گیا ہے کہ وکٹوریہ گاڑیوں [illegible] اور موٹر کاروں والے [illegible]

موٹر نکال شیطان کی طرح غائب ہو گئے ۔ یہ بھی ہو نہ پائے اور وکٹوریہ والے پیچھے موٹر گاڑی رہے (یہ تو ہوا اگر انگریز بہادر موٹر میں ہو آپ کیا کیا جانیگا دیسی کی گاڑی کے پیچھے گھوڑے کی گاڑی بڑی ہتک کی بات ہے نا) دوسری بات یہ کہ موٹر کی دم میں یعنی پیچھے کے پچھلے حصے میں جو نمبر لگایا گیا ہے اس کو بہت نمایاں ہونے کیلئے انکی بڑی لالٹین لگا دینا ہے کہ نمبر موٹر دور سے بھی صاف پڑھا جائے ۔ یہ نہ ہو کہ موٹر نے آدمی کچلا اور سیٹی کا دانہ گھول غائب غلہ ہو گیا۔ ہم اپنے پولیس کمشنر کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے وکٹوریہ والوں کے دل کی مراد پوری کی ورنہ وہ موٹر تک سے اندر ہی اندر گھلے جاتے تھے ۔

۹ اکتوبر کی شب کو اپلانس کانٹی ... تاردیو پیرزک اور پھر دیکھا کہ آگ کا شور بلند کیا ۔ برقی و دخانی انجن آگ بجھانے کے لیے دندناتے ہوئے آن پہنچے ۔ ہزاروں روپوں کا وارا نیارا ہو گیا۔

پارسی جیسے سفید پوش قوم میں بدمعاش افراد کا وجود کم نظر آتا ہے تاہم سفید پوش بدمعاش ضرور ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں دو پارسی ایک ہندو گھاٹ کوپر کی شہرت ہے ۲۰ سال کے عرصہ سے نقب زنی میں ملکہ حاصل کرتے ہوئے گرفتار کئے گئے ہیں مگر واہ رے بمبئی کی پولیس ۔ اڑتی چڑیا کو پہچانتا اسی کا کام ہے ۔ یہ دونوں سفید پوش بدمعاش وکٹوریہ میں سوار ایک مخملی تھیلہ لئے ہوئے جا رہے تھے ۔ پولیس نے پہچانا کہ مخملی تھیلی کا تھیلہ ہے ذرا اسکے درشن تو کر لیں ۔ چنانچہ گاڑی ٹھہرائی ۔ اور پارسیوں سے کہا کہ جناب اس تھیلہ کی کائنات تو ذرا دکھائیے ۔ پارسیوں نے تھیلہ کھولنے میں پیچ کی لیکن پولیس نے لال پیلی آنکھیں دکھا کر اس کا منہ کھلوا ہی لیا ۔ دیکھا تو اس میں نقب زنی کے اوزار ۔ پولیس تو اسکی ٹوہ میں ہی تھی اوزار دیکھتے ہی باچھیں کھل گئیں کیونکہ شہر میں چوری اور نقب زنی کی آجکل بڑی دھوم مچ رہی تھی ۔ مختصر یہ کہ عدالت میں مجرمان پیش کئے گئے تحقیقات ہوئی ۔ معلوم ہوا کہ یہ سفید بدمعاش ۲۰ سال سے نقب زنی جیسا معزز پیشہ اختیار کئے ہوئے تھے ۔ گرفتاری سے پیشتر انہوں نے ایک چینی سوداگر کی دکان وہاں بھی خانہ تلاشی پر بھی بہت کچھ مال مسروقہ برآمد ہوا ۔ صاحب مجسٹریٹ نے ملزموں کو اوپر سے نیچے تک مجسم جرم پا کر حکم دیا کہ مجرم دوم بجرم سرقہ ۸ سال قید سخت اور مجرم اول بھی دو سال قید سخت اور مجرم سوم دکانداریان کو بالزام اعانت جرم ۶ ماہ قید سخت کی سزا بتائی ۔ صاحب مجسٹریٹ نے پولیس افسروں کی بہترین الفاظ میں تعریف کی ۔

اس سے بڑھکر ایک اور واقعہ سنئے کہ ایک مسلمان حیدرآباد دکن سے ڈاکہ مار کر بمبئی میں مال مسروقہ کا تیا پانچا کر رہا تھا چنانچہ وکٹوریہ روڈ بائیکلہ پر پولیس نے اس اجنبی کو پہچانا اور گرفتار کر لیا ۔ خانہ تلاشی پر بہت سے نقرئی و طلائی برتن برآمد ہوئے اور ملزم بھی انکو ہمراہ گرفتار ہیں انکی خانہ تلاشی پر [illegible] کے زیورات برآمد ہوئے نیز دیگر سامان بھی گلبرگہ میں

حکیم محمد عبد الحمید شیخ و پلو مالک و اڈیٹر نے اپنے مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار میں چھپا کر اپنے اقبال کے مکان سے شائع کیا